بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَإِنۡ مِّنۡ أَهۡلِ الۡكِتَابِ إِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ وَيَوۡمَ الۡقِيَامَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡداً (النساء۔ ۱۶۰)

اور اہل کتاب میں سے کوئی نہیں مگر اُس (مسیح عیسیٰ ابن مریم) کی موت سے پہلے یقیناً اُس پر ایمان لے آئے گا۔ اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا۔

اُمت میں امام مہدی اور مسیح عیسیٰ ابن مریم سے متعلقہ پیشگوئیوں کی حقیقت

عزیزم محترم احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مورخہ ۲۱ رمئی ۲۰۱۴ء کو آپ نے بذریعہ ای میل خاکسار سے چند سوالات پوچھے تھے۔ آپکے سوالوں کے مفصل جوابات دینے سے پہلے میں بطور تمہید چند باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ مورخہ ۲۱ رمئی ۲۰۱۴ء کو الغلام ڈاٹ کم کے کسی قاری نے خاکسار سے چند سوالات پوچھے تھے۔ سامعین کرام۔ سوال کنندہ کے سوالوں کے مفصل جوابات دینے سے پہلے میں بطور تمہید آپ سب کے آگے کچھ باتوں کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ سورۃ مریم کی آیات ۔۱۷ تا ۲۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔۔۔

(۱) ’’وَاذۡكُرۡ فِي الۡكِتَابِ مَرۡيَمَ إِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ أَهۡلِهَا مَكَاناً شَرۡقِياً ○ فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَاباً فَأَرۡسَلۡنَا إِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيّاً ○ قَالَتۡ إِنِّيۡ أَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ إِنۡ كُنۡتَ تَقِيّاً ○ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَاماً زَكِيّاً ○ قَالَتۡ أَنّٰى يَكُوۡنُ لِيۡ غُلَامٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِيۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ أَكُ بَغِيّاً ○ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجۡعَلَهٗ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمۡراً مَّقۡضِياً ○‘‘ (مریم۔ ۱۷ تا ۲۲)

ترجمہ اور کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر جانب مشرق ایک جگہ چلی گئی۔ پس اُس نے اپنے اور اِن کے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا۔ تب ہم نے اُس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اُس نے اُس کیلئے ایک متناسب بشر کا تمثل اختیار کر لیا۔ اُس (مریم) نے کہا میں تجھ سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو تقویٰ شعار ہے۔ (فرشتہ نے) کہا میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ میں تجھے ایک پاک اور نیک لڑکا دوں۔ (مریم نے) کہا میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا۔ اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا بھی نہیں ہوئی۔ (فرشتہ نے) کہا اِسی طرح ہے تیرے ربّ نے یہ کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سورۃ مریم کی مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ فرشتہ کے ذریعہ حضرت مریم علیہ السلام کو ایک غُلٰمًا زَکِیًّا یعنی ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی۔ اس زکی غلام کو رَحۡمَةً مِّنَّا فرما کر اُسے اپنی رحمت کا نشان قرار دیا تھا۔ اسی زکی غلام کے متعلق اٰیَةً لِّلنَّاسِ فرما کر بتایا تھا کہ ہم اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں گے۔ اور اسی زکی غلام کی بشارت کے سلسلہ میں فرمایا تھا کہ وَ کَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا یہ

ایک طے شدہ بات ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت مریم علیہ السلام کے متعلق مزید فرماتا ہے۔

(۲)"فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا٥" (مریم:۲۴) پس اِسے دردِزہ مجبور کر کے ایک کھجور کے تنے کی طرف لی گئی،(مریم نے) کہا۔اے کاش! میں اس سے پہلے مرجاتی۔اور میری یاد مٹادی جاتی۔

(۳)"وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا٥" (مریم:۲۶) اور کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔

(۴)"فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ط قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا٥ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا٥" (مریم:۲۸،۲۹) پھر وہ اُسے اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کی طرف لے آئی۔اُنہوں نے کہا اے مریم! یقیناً تو نے تو بہت بُرا کام کیا ہے۔اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہ تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔

(۵)"ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ٥" (مریم:۳۵) یہ عیسیٰ ابن مریم ہے اور یہ (اِس کا) سچا واقعہ ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔

اور اسی غُلٰمًا زَكِيًّا کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ ال عمران میں مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

"اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ٥ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ٥ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ط قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ٥" (ال عمران ۔۴۶،۴۷،۴۸) جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک پاک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقربین میں سے ہوگا ۔اور وہ لوگوں سے کلام کرے گا پنگھوڑے میں اور اَدھیڑ عمر میں اور پاک بازوں میں سے ہوگا۔اُس (مریم) نے کہا اے میرے ربّ! میرے ہاں کیسے بیٹا ہوگا جبکہ کسی بشر نے مجھے نہیں چھوا۔اُس (اللہ) نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔جب وہ کسی اَمر کا فیصلہ کر لے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ "ہوجا" تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

یہی وہ مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم کے بطن سے بن باپ پیدا کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو کلمہ فرمایا تھا اور آپ کو بنی اسرائیل کی طرف صاحب کتاب نبی اور رسول بنا کر بھیجا تھا۔اور بدبخت یہودیوں نے اسی مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نہ صرف انکار کیا بلکہ اُسے کاٹھ پر صلیب دے کر لعنتی ثابت کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔

عزیزم احمد صاحب۔بالکل اسی طرح اُمت محمدیہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک اُمتی فرد حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مریمی روحانی مقام بخشا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ میں اپنی طرف سے سچائی کی روح پھونک کر آپ کو روحانی طور پر حاملہ کر دیا۔بعد ازاں موسوی مریم کی طرح آپؑ کو بھی ایک زکی غلام کی بشارت دی گئی۔ایک صدی قبل حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کیساتھ یہ سارا واقعہ بالکل اسی طرح ہوا جس طرح

دو ہزار سال پہلے موسوی سلسلہ میں حضرت مریم علیہ السلام کیساتھ ہوا تھا۔جیسا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہامات سے ظاہر ہے۔

(۱)۱۸۸۱ء:۔''ھُزِّ اِلَیکَ بِجِذعِ النَّخلَۃِ تُسقِطْ عَلَیکَ رُطَبًا جَنِیًّا۔'' کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔(تذکرہ صفحہ ۳۲۔روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۲۵۰)

(۲)۱۸۸۳ء:۔''یَاادَمُ اسکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔یَا مَرْیَمُ اسکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔یَا اَحْمَدُ اسکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔نَفَخْتُ فِیکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔''اے آدم۔اے مریم۔اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۔روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۱)

(۳)۱۸۸۳ء:۔''اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ تَمْتَرُوْنَ۔''کیا اللہ اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں۔اور ہم اسکو لوگوں کیلئے ایک نشان بنا دینگے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ بات اِبتداء سے مقدر تھی۔اور ایسا ہی ہونا تھا۔یہی قول حق ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(۴)۱۶دسمبر ۱۹۰۵ء:۔''قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَایُرْضِیکَ رَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔قَرُبَ مَاتُوْعَدُوْنَ۔(۲) اَمَرْتُ نَافِذًا۔(۱) تیرا ربّ کہتا ہے کہ ایک اَمر آسمان سے اُترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو اِبتداء سے مقدر تھی۔وہ وقت قریب آ گیا جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔(۲) میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے۔یعنی اَٹل ہے۔''(تذکرہ صفحہ ۴۹۶۔الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

(۵)۸۳۔۱۸۸۱ء:۔''فَاَجَآءَھَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا وَکُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا۔ھُزِّیْٓ اِلَیکِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ تُسْقِطْ عَلَیکِ رُطَبًا جَنِیًّا۔پس اُسے دردِزہ مجبور کر کے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور میری یاد مٹا دی جاتی۔کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔''(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱ وجلد ا صفحہ ۲۵۰)

(۶)۱۸۸۳ء:۔''لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا مَا کَانَ اَبُوْکِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا کَانَتْ اُمُّکِ بَغِیًّا۔''(اے مریم) تو نے بہت برا کام کیا ہے۔تیرا باپ تو برا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(۷)خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے(جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اِسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو(جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا

نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اِس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اِسکے ساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مُظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اِس میں اپنی روح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اُسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔'' (تذکرہ صفحات ۱۰۹ تا ۱۱۱۔مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۸) ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء۔۔''اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔'' یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کرونگا (تذکرہ صفحہ ۲۷۷۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۹) ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء:۔۔''سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔'' (تذکرہ ۶۲۶۔الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

(۱۰) ؎ زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید ۔ مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

ترجمہ۔خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶۔البشریٰ قلمی نسخہ صفحہ ۵۷۔تذکرہ صفحہ ۶۸۴)

مندرجہ بالا الہامات سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح کی وحی موسوی مریم (حضرت مریمؑ) پر نازل ہوئی تھی بالکل اسی طرح کے الہامات محمدی مریم (حضرت مرزا غلام احمدؑ) پر بھی نازل ہوئے تھے۔ (۱) موسوی مریمؑ کو ایک زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔محمدی مریمؑ کو بھی ایک زکی غلام کی بشارت آپکی وفات تک ہوتی رہی۔(۲) جس طرح موسوی مریمؑ کو یہ الہام کیا گیا کہ ہم اس لڑکے کو ایک نشان بنائیں گے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (بات) ہماری تقدیر میں طے ہو چکی ہے۔بالکل اسی طرح محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بھی یہی الہام ہوا کہ ہم اس زکی غلام کو لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں گے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (بات) ہماری تقدیر میں طے ہو چکی ہے۔ یہی قول حق ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔(۳) جس طرح موسوی مریم کے زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا تھا بالکل اسی طرح محمدی مریم کے موعود زکی غلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہوا ہے۔

سورۃ تحریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔"وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ۔" (تحریم:۱۲،۱۳)

ترجمہ۔اور مومنوں کی حالت اللہ فرعون کی بیوی کی مانند بیان کرتا ہے جبکہ اس نے اپنے ربّ سے کہا، کہ اے خدا! تو اپنے پاس ایک گھر جنت میں میرے لیے بھی بنا دے اور مجھ کو فرعون اور اسکی بداعمالیوں سے بچا اور اسی طرح (اسکی) ظالم قوم سے نجات دے۔اور پھر اللہ مومنوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا اور اس نے اس کلام کی جو اسکے ربّ نے اس پر نازل کیا تھا تصدیق کر دی تھی اور اس (خدا) کی کتابوں پر بھی ایمان لائی تھی اور (ہوتے ہوتے ایسی حالت پکڑ لی تھی) اس نے فرمانبرداروں کا مقام حاصل کر لیا تھا۔

حضرت مرزا غلام احمدؑ سورۃ التحریم کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔۔۔"سورۃ تحریم میں اشارہ کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس اُمت کے ابن مریم کہلائیں گے کیونکہ اوّل مریم سے انکو تشبیہ دیکر پھر مریم کی طرح نفخ روح ان میں بیان کیا گیا ہے۔یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اوّل وہ مریمی وجود لے کر اور اس سے ترقی کر کے پھر ابن مریم بن جائیں گے۔جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں اوّل میرا نام مریم رکھا اور فرمایا۔یا مریم اسکن انت و ذوجک الجنۃ۔یعنی اے مریم تو اور تیرا دوست بہشت میں داخل ہو جاؤ۔اور پھر فرمایا۔یا مریم نفخت فیک من روح الصدق۔یعنی اے مریم میں نے صدق کی روح تجھ میں پھونک دی (گویا استعارہ کے رنگ میں مریم صدق سے حاملہ ہوگئی) اور پھر آخر میں فرمایا۔یاعیسی انی متوفیک و رافعک الی۔یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤنگا۔پس اس جگہ مریمی مقام سے مجھے منتقل کر کے میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اس طرح پر ابن مریم مجھے ٹھہرایا گیا تا وہ وعدہ جو سورۃ تحریم میں کیا گیا تھا پورا ہو۔" (لیکچر لاہور۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۷)

سورۃ تحریم کی جو تشریح حضرت مرزا غلام احمدؑ نے فرمائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؑ کو مریمی روحانی مقام بخشنے میں دو اغراض پوشیدہ تھیں۔ اولاً۔ یہ کہ اس مریمی روحانی مقام پر اللہ تعالیٰ نے آپ میں صدق کی روح پھونکی اور اس طرح آپ علیہ السلام مریمی روحانی مقام سے عیسوی روحانی مقام کی طرف منتقل کر دیئے گئے۔ ثانیاً۔ یہ کہ آپ علیہ السلام کو مریمی روحانی مقام عطا کیے جانے میں یہ حکمت الٰہی بھی پوشیدہ تھی کہ آپ کے بعد آپ کی کامل اتباع اور پیروی اور آپ کی غلامی اور آپ کی دعا اور روحانی توجہ کے نتیجہ میں آپ کے کسی غلام کو ابن مریم کا روحانی مقام عطا فرمانا تھا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے محمدی سلسلہ کو موسوی سلسلہ کیساتھ کامل تشبیہ دینی تھی۔ لہٰذا اس کامل تشبیہ کیلئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ پہلے محمدی سلسلہ میں کسی اُمتی فرد کو مریم کا روحانی مقام عطا فرماتا تا کہ بعد ازاں اُسکی غلامی اور اُسکی روحانی توجہ اور دعا کے نتیجہ میں اُسکے کسی غلام کو ابن مریم کا روحانی مقام عطا فرمائے۔ جیسا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں۔

(۱) ''اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(۲) ''بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اِس سے اِنکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذُرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ اَسیروں کو رُستگاری بخشے گا اور اُنکو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰)

(۳) ''اور اگر مولوی صاحب یہ عذر پیش کریں کہ ہم نے اگرچہ اپنے ریویو میں اِمکانی طور پر مثیل مسیح ہونا آپ کا مان لیا ہے اور ایسا ہی ظِلّی اور روحانی طور پر مسیح موعود ہونا بھی مان لیا ہے۔ لیکن ہم نے یہ کب مانا ہے کہ آپ بہمہ وجوہ اُن پیشگوئیوں کے مصداق کامل ہیں جو مسیح ابن مریم کے بارہ میں صحاح میں موجود ہیں؟ اِس عذر کا جواب یہ ہے کہ اِس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال اور اِقبال کیساتھ بھی آوے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۰ تا ۲۵۱)

(۴) ''ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی اِن بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اِن پیشگوئیوں کو اِس عاجز کے ایک ایسے کامل مُتَّبِع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنافی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی رُوپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل اُنہیں وہ مرتبہ ظِلّی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اِس صورت میں بلاشبہ اُن کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ

پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔ اِسلئے وہ جزو اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظلّی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اِس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی رُوحانی یگانگت کی راہ سے متمّم و مکمّل ہیں اور اُن کو اُنکے پھلوں سے شناخت کرو گے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷)

(۵) ''اب یہ سوال بھی قابل حل ہے کہ مسیح ابن مریم تو دَجّال کیلئے آئے گا۔ آپ اگر مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر آئے ہیں تو آپکے مقابل پر دَجّال کون ہے؟ اِس سوال کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ گو میں اِس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض اَحادیث کی رو سے وہ موعود بھی ہو اور کوئی ایسا دَجّال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اِس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دَجّال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶۲)

اب تک جو خاکسار نے لکھا ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ اولاً۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مریمی روحانی حالت سے عیسوی روحانی حالت کی طرف منتقل فرما کر آپؑ کو مسیح عیسیٰ ابن مریم بنایا تھا۔ ثانیاً۔ آپؑ کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں موسوی مریم کی طرح آپؑ کو بھی ایک زکی غلام کی بشارت بخشی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے موسوی زکی غلام کی طرح اُسے نشان رحمت، مسیحائی نفس اور عیسیٰ بھی قرار دیا تھا۔ ثالثاً۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے بذات خود اپنے بعد ایک مسیح ابن مریم کی خبر دی ہوئی ہے۔

عزیزم احمد صاحب۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اُپنی اُمت کے آگے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ۔۔۔ ''عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَنْ تَهْلِكَ اُمَّةٌ اَنَا فِيْ اَوَّلِهَا وَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَ الْمَهْدِيُّ وَسْطَهَا۔'' (کنز العمال ۲ / ۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲ / ۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین (اولڈ ایڈیشن) صفحہ ۴۰۲) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے ایک اور پیشگوئی میں فرمایا ہوا ہے کہ۔۔۔۔۔۔ ''عَنْ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا۔۔۔ كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَ الْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَ الْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَ لٰكِنْ بَيْنَ ذَالِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَ لَا اَنَا مِنْهُمْ۔ رواہ رزین۔'' (مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔۔۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

عزیزم احمد صاحب۔ مذکورہ بالا دونوں احادیث میں آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد دو (۲) وجودوں کی بعثت کی اُمت کو بشارت عنایت

فرمائی ہے۔دونوں میں سے ایک حضرت امام مہدیؑ ہیں اور دوسرے مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ ہیں۔آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق حضرت امام مہدی درمیان میں ظہور فرمائیں گے جبکہ مسیح عیسیٰ ابن مریم اُمت میں آخر پر نزول فرمائیں گے۔یہ بھی واضح رہے کہ درمیان میں ظہور فرمانے والے اور آخر میں نزول فرمانیوالے یہ دونوں وجود ایک وجود نہیں ہے بلکہ یہ دونوں الگ الگ وجود ہیں۔اور آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کی احادیث کے مطابق اُمت محمدیہ میں بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے والے ایک کی بجائے دو (۲) وجود ہیں۔۔۔وہ کیسے؟؟؟

خاکسار جواباً گذارش کرتا ہے کہ صحیح مسلم میں مندرج حدیثوں کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ایک ہی سوال کے تین مختلف قسم کے حکیمانہ جوابات اِرشاد فرمائے ہوئے ہیں۔جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔(۱) "عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ فَاَمَّكُمْ۔ (صحیح مسلم جلد ا باب نزول عیسیٰؑ کا بیان صفحہ ۲۵۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم نازل ہونگے تم میں، پس وہ تمہاری اِمامت کریں گے؟؟؟

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابن مریم جب نزول فرمائیں گے تو وہ فَاَمَّكُمْ یعنی وہ تمہاری امامت کریں گے یعنی بوقت نزول وہ صاحب امام ہونگے۔اُس کا نزول امام کی حیثیت میں ہوگا۔

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔ (ایضاً) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم نازل ہونگے تم میں، پس وہ تمہاری اِمامت کرینگے تم ہی میں سے؟؟

اس دوسری حدیث میں بھی سوال وہی ہے لیکن آپ ﷺ نے اس کا جواب تھوڑا سا مختلف اِرشاد فرمایا ہے۔اس دفعہ جواب میں آپ ﷺ نے فَاَمَّكُمْ کیساتھ لفظ مِنْكُمْ کے الفاظ بڑھا دیئے ہیں۔اُمت کو یہ بتانے کیلئے کہ وہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نزول نہیں فرمائیں گے بلکہ وہ میری اُمت میں سے ہی ایک اُمتی فرد ہونگے۔ہم دیکھتے ہیں کہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے آئندہ زمانے میں اُمت محمدیہ میں پیشگوئی نزول مسیح ابن مریم کے سلسلہ میں موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام کے آسمان پر زندہ بجسم عنصری اُٹھائے جانے اور پھر آخری زمانے میں زندہ بجسم عنصری آسمان سے نزول فرمانے کی مِنْكُمْ فرما کر نفی فرمادی ہے۔آنحضرت ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں جس مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی اُمت کو بشارت دے رہا ہوں وہ اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم نہیں ہوگا بلکہ حالات اور واقعات کے لحاظ سے اُس سے ملتا جلتا کوئی میری اُمت کا فرد ہوگا۔

(۳) "عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔" (ایضاً۔متفق علیہ)

یہ متفق علیہ حدیث ہے یعنی یہ احادیث کی صحیح ترین کتب بخاری اور مسلم دونوں میں موجود ہے۔اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں اپنے سابقہ سوال (تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے؟) کا تھوڑا سا اور مختلف جواب دیا ہے، یہ فرما کر کہ جب ابن مریم نزول فرمائیں گے تو اُس وقت میری اُمت بے امام نہیں گی بلکہ زمین پر ایک امام موجود ہوگا؟؟؟

ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مذکورہ بالا تینوں احادیث سے ظاہر ہے کہ اُمت محمدیہ میں بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے والے دو مختلف اُمتی وجود ہونگے۔ایک کا نزول بحیثیت امام ہوگا جس کے متعلق آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں فَاَمَّکُمْ اور دوسرے کے نزول کے وقت زمین پر اُمت کا کوئی امام ہوگا جیسا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔اس حدیث کے مضمون کی تصدیق صحیح مسلم کی ایک اور حدیث بھی کرتی ہے۔(۴)''عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ۔''(صحیح مسلم جلد ا باب نزول عیسیٰؑ کا بیان صفحہ ۲۶۴)جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی قیامت کے دن تک، وہ غالب رہے گی۔پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔پھر اُس جماعت کا امیر کہے گا آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض پر امام ہے۔اس اُمت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی فرمائی ہے۔

اِن دونوں وجودوں کے بارے میں (جو کہ اُمت محمدیہ میں بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے والے) کچھ بتانے سے پہلے خاکسار یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔'' آنحضرت ﷺ کے اس مبارک اِرشاد کی تصدیق حضرت امام مہدی و مسیح موعود نے اس طرح فرمائی ہے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

(ا)''اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لیے ضرور تھا کہ امام آخرالزماں اِسکے سر پر پیدا ہو۔اور اِسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لیے بطور ظل کے ہو۔کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔''(لیکچر سیالکوٹ (۲؍نومبر ۱۹۰۴ء) روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۸)

اسی طرح حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد امامت کے سلسلہ میں اپنے رسالہ الوصیت میں کچھ اس طرح اِرشاد فرمایا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

(۲)''اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔(ژ) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا اشیاء۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔''(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۴ تا ۳۰۷)

(ژ)''ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات

کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔سو ان دنوں کے منتظر رہو۔اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶،حاشیہ)

عزیزم احمد صاحب۔اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانیوالے یہ دونوں اُمتی افراد کون کونسے ہیں؟؟ اُمت میں بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانیوالے اِن دونوں اُمتی افراد میں سے ایک محمدی مریم امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ ہیں اور دوسرے آپکے وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں ہیں جس کی آپؑ کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامی کلام میں اِسے نہ صرف مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہے بلکہ محمدی مریم کو اسکے نزول کی مبارک باد بھی پیش کی ہے۔ اس تمہید کے بعد اب خاکسار آپکے سوالات کی طرف آتا ہے۔۔آپ پوچھتے ہیں۔؟؟؟

(۱) **سوال**۔۔۔مہدی کے بعد آخر میں کون سے والے مسیح نے آنا ہے۔مسیح عیسیٰ ابن مریم یا کوئی اور؟

الجواب۔۔۔جیسا کہ خاکسار گذشتہ صفحات میں تفصیل کیساتھ بیان کر چکا ہے کہ امام مہدی یعنی حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بعد آخر میں نزول فرمانیوالے مسیح عیسیٰ ابن مریم، محمدی مریم کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام مسیح الزماں ہیں۔حضرت مرزا صاحبؑ نے آپ کو ہی مصلح موعود قرار دیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسی موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مسیح عیسیٰ ابن مریم کو فخر الرسل، قمر الانبیاء، یوسف اور یحییٰ کے ناموں سے بھی پکارا ہے۔امام مہدی حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بعد اِسی مسیح عیسیٰ ابن مریم نے نزول فرمانا ہے۔

(۲) **سوال**۔۔۔اگر مہدی اور مسیح دو الگ الگ وجود ہیں اور رسول کریم ﷺ نے آئندہ کیلئے صرف دو موعود وجودوں کی خبر دی ہے تو پھر مرزا صاحب میں یہ دو وجود کیسے اکھٹے ہو گئے۔؟

الجواب۔۔۔جیسا کہ خاکسار گذشتہ صفحات میں بیان کر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو محمدی مریم ہونے کا روحانی مقام و مرتبہ بخشا تھا۔اور یہ بھی واضح رہے کہ اُمت محمدیہ میں آج تک حضرت مرزا غلام احمدؑ وہ واحد اُمتی فرد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مریمی روحانی مقام بخشا ہے۔جیسا کہ آپؑ اس سلسلہ میں حقیقۃ الوحی (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحات ۳۵۰، ۳۵۱) پر فرماتے ہیں۔۔

''اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اِس اُمت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہوگئی اور اب ظاہر ہے کہ اِس اُمت میں بجز میرے کسی نے اِس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی

ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں۔ضرور ہے کہ اس اُمت میں کوئی اِس کا مصداق ہو۔۔۔پس اس تمام اُمت میں وہ میں ہی ہوں میرا ہی نام خدا نے براہین میں پہلے مریم رکھا اور بعد اسکے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔پس اس آیت کا میں ہی مصداق ہوں۔میرے سوا تیرہ (۱۳۰۰) سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔جس سے میں عیسیٰ بن گیا۔خدا سے ڈرو۔اس میں فکر کرو۔''

جیسا کہ خاکسار گذشتہ صفحات میں حضورؑ کے حوالہ سے یہ بتا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اولاً مریمی روحانی مقام بخشا تھا اور پھر آپؑ میں صدق کی رُوح پھونک کر آپؑ کو روحانی طور پر حاملہ کر دیا گیا۔بعد ازاں اسی روحانی حمل کے نتیجہ میں آپؑ مریمی روحانی مقام سے عیسوی روحانی مقام کی طرف منتقل کر کے مسیح عیسیٰ ابن مریم بنا دیئے گئے ہیں۔اِسی مسیح عیسیٰ ابن مریم کو اللہ تعالیٰ نے مہدوی شان عنایت فرما کر آپؑ کو امام مہدی کی پیشگوئی کا مصداق بھی بنا دیا۔ایک ہی روحانی وجود (مرزا غلام احمدؑ) کو مہدی اور عیسوی دونوں شانیں بخش کر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ''وَلَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ (ابن ماجہ کتاب الفتن) اور کوئی مہدی نہیں مگر عیسیٰ ابن مریم۔'' کے مطابق ایک ہی وجود کو مہدی اور مسیح دونوں بنا دیا گیا۔جیسا کہ اس سلسلہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ۱۸۹۴ء میں اپنی کتاب ''اتمام الحجۃ'' میں فرماتے ہیں:۔۔۔''وَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ۔۔۔۔۔۔''اِنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ الَّذِیْ یَرْقُبُوْنَہٗ وَالْمَهْدِیَّ الْمَسْعُوْدَ الَّذِیْ یَنْتَظِرُوْنَہٗ هُوَ اَنْتَ۔نَفْعَلُ مَا نَشَآءُ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔''ترجمہ۔خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔ہم جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔پس تو شک کرنیوالوں میں سے نہ ہو۔(تذکرہ صفحہ ۲۰۹۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۵)

عزیزم۔یہ بات سچ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ ایک وقت میں امام مہدی اور مسیح موعود دونوں تھے جیسا کہ ابھی میں نے اس کا ثبوت پیش کیا ہے۔اور پھر یہ بھی اتنا ہی بڑا سچ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد دو (۲) وجودوں کی بشارت بخشی ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں خاکسار آنحضرت ﷺ کی حدیث (وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے) کا پہلے ہی ذکر کر چکا ہے۔اور پھر یہ دونوں وجود کون کونسے ہیں؟؟اسکی وضاحت بھی گذشتہ صفحات میں بخوبی ہو چکی ہے۔اُمید ہے اب سامعین کرام کو بخوبی علم ہو گیا ہوگا کہ ایک ہی وجود (حضرت مرزا غلام احمدؑ) میں اللہ تعالیٰ نے مہدوی اور عیسوی دونوں شانیں کس طرح اکٹھی کی ہیں؟؟؟

(۳)**سوال**۔۔۔اگر مرزا صاحب مسیح ہیں تو وہ کون سے والے مسیح ہیں اور پھر مہدی کون ہیں؟

الجواب۔۔۔حضرت مرزا غلام احمدؑ وہ مسیح عیسیٰ ابن مریم ہیں جن کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ۔۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ۔ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم نازل ہونگے تم میں، پس وہ تمہاری اِمامت کرینگے تم ہی میں سے۔'' اُمت محمدیہ میں حدیث کے مطابق بحیثیت امام نزول فرمانیوالا مسیح عیسیٰ ابن مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ ہیں اور سوال نمبر ۲ کے جواب میں خاکسار بتا چکا ہے کہ ''وَلَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ۔'' کے مطابق حضرت مرزا صاحب امام مہدی بھی تھے۔

(۴) **سوال**۔۔۔اگر مرزا صاحب مسیح ہیں تو آپ کون سے والے مسیح ہیں؟

الجواب۔۔۔گذشتہ صفحات میں اسکی تفصیل بیان کردی گئی ہے۔ یہاں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ اولاً۔ وہ زکی غلام جس کی موسوی مریم کی طرح محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت بخشی گئی تھی۔ اسی موعود زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ پر نازل ہونیوالے الہامی کلام میں مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہوا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے فرمودات میں اسی موعود زکی غلام کو مسیح عیسیٰ ابن مریم بھی فرمایا ہوا ہے۔ اور خاکسار اس سلسلہ میں تمام الہامی کلام اور حضرت مرزا صاحبؑ کے فرمودات گذشتہ صفحات میں درج کر چکا ہے۔ خاکسار کا یہ دعویٰ ہے کہ میں وہی موعود زکی غلام مسیح الزماں ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے بھی اور حضرت مرزا غلام احمدؑ نے بھی مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہوا ہے۔

(۵) **سوال**۔۔۔اس وقت معروف تین دعویدار ہیں۔ جن کا آپ نے کثرت سے ذکر کیا ہے۔ آپ خود، منیر احمد اعظم صاحب اور سلطانی صاحب۔ آپکا منیر اعظم صاحب سے مباہلہ کا چیلنج بغیر نتیجہ کے ختم ہو چکا ہے۔ اب سلطانی صاحب سے یہ چیلنج جاری ہے۔ اگر یہ بھی بے نتیجہ رہا۔ تو کیا پھر آپ تینوں سچے ثابت ہونگے یا تینوں جھوٹے؟ ہم لوگ کیسے فیصلہ کریں گے؟؟؟

الجواب۔۔۔آپکے اس سوال کے سلسلہ میں خاکسار کی اولین گذارش تو یہ ہے کہ آپ کو واضح رہے کہ مباہلہ کے یہ چیلنج مجھے دیئے گئے ہیں۔ میں نے نہ منیر اعظم کو اور نہ ہی کذابؔ سلطانی کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اصولاً تو آپ کو یہ سوال اُن مدعیوں سے کرنا چاہیے جنہوں نے خاکسار کو مباہلہ کے یہ چیلنج دیئے ہیں نہ کہ خاکسار سے جس کو مباہلہ کے یہ چیلنج دیئے گئے ہیں۔ جہاں تک منیر احمد اعظم صاحب کے مباہلہ کا تعلق ہے تو اس ضمن میں جواباً گذارش ہے کہ مجھے علم ہوا تھا کہ وہ دیگر دعاوی کیساتھ اپنا یہ دعویٰ بھی رکھتے ہیں کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود اوّل تھے اور میں (منیر اعظم) مصلح موعود ثانی ہوں۔ (ویب سائٹ پر ملاحظہ فرمائیں مضمون نمبر ۳۴ میں سوال نمبر ۶)

شروع جنوری ۲۰۱۱ء میں ایک ہندوستانی احمدی شابیب حنیف صاحب نے خاکسار سے منیر احمد اعظم صاحب کے دعویٰ کے سلسلہ میں پوچھا تھا۔ میں نے اُنہیں جواباً لکھا تھا کہ اگر منیر احمد اعظم صاحب مصلح موعود ثانی ہیں تو اُنہیں پہلے مصلح موعود اوّل یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ کو سچا ثابت کرنا چاہیے تا کہ بعد ازاں لوگ پھر اُنکے دعویٰ مصلح موعود ثانی پر بھی غور وفکر کر سکیں۔ سوال کنندہ نے خاکسار سے اجازت لیے بغیر میرا یہ جواب منیر احمد اعظم صاحب کی طرف بھیج دیا۔ منیر احمد اعظم صاحب میرا جواب پڑھ کر ناراض ہو گئے اور اُنہوں نے میرے متعلق اپنے خطبات میں بدزبانی شروع کر دی۔ میں نے جب اُنکی بدزبانی کا کوئی نوٹس نہ لیا تو پھر اُنہوں نے اپنے

خطبات میں مجھے مباہلہ کے چیلنج دینے شروع کر دیئے۔خاکسار اس پر بھی خاموش رہا اور میں نے اسکے مباہلہ کے چیلنجوں کا بھی نوٹس نہ لیا۔ تب اچانک مورخہ ۲۴ رنومبر ۲۰۱۱ء کو مجھے منیر احمد اعظم صاحب کا بمعہ مہر دستخط شدہ تحریری مباہلے کا چیلنج موصول ہوا (نیوز۔۵۷)۔

منیر احمد اعظم صاحب کا مباہلہ کا یہ چیلنج قبول کرنے سے پہلے میں نے اپنے آقا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اُسے ایک بار پھر سمجھایا اور اُسے بتایا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک غلط دعویٰ تھا کیونکہ مصلح موعود (زکی غلام) تو حضورؑ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔جب مصلح موعود حضورؑ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تو پھر آپکا کوئی جسمانی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کس طرح ہوسکتا ہے؟؟ (مضمون نمبر ۶۹)۔

خاکسار کی طرف سے سمجھانے اور مدلل اتمام حجت کے بعد بھی منیر اعظم صاحب اپنے مباہلہ کے چیلنج پر اَڑا رہا۔بالآخر کراہت کیساتھ میں نے ایک کلمہ گو کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کیا۔میں نے مباہلہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے اپنے مدمقابل پر لعنت بھی نہ ڈالی بلکہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ۔۔رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ اے میرے رَبّ! صادق اور کاذِب میں فرق کر کے دکھلا۔تو جانتا ہے کہ مصلح اور صادق کون ہے (نیوز نمبر ۵۸)۔

منیر احمد اعظم صاحب کے مباہلے کا نتیجہ۔۔۔(۱) جہاں تک مباہلے کے نتیجہ کا تعلق ہے تو اس ضمن میں واضح رہے کہ یہ مباہلہ بے نتیجہ نہیں رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں میں سے سچے اور جھوٹے میں بخوبی فرق کر کے دکھلا دیا ہے۔اپنے مباہلہ کے چیلنج کے نتیجہ میں منیر احمد اعظم صاحب ناکام و نامراد ہوتا چلا گیا اور خاکسار اور میری جماعت پھیلتی اور پھولتی چلی گئی۔اسکی تفصیل جاننے کیلئے آپ خاکسار کے مورخہ ۷ اور ۱۴ رمارچ ۲۰۱۴ء کے خطبات جمعہ سن کر اندازہ کر سکتے ہیں۔علاوہ اسکے جلسہ سالانہ یوکے (UK) مجلس سوال و جواب حصہ دوئم۔ ۴۳ منٹ ۴۵ سیکنڈ پر بھی اِس مباہلہ کی کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے۔

(۲) مباہلے کا چیلنج منیر احمد اعظم صاحب نے مجھے دیا تھا اور ظاہر ہے اُس نے خاکسار کو مباہلہ کا چیلنج نعوذ باللہ جھوٹا سمجھ کر دیا اور مجھ پر لعنت ڈالی تھی۔میں نے اُس پر لعنت نہیں ڈالی اور نہ ہی اُس کی ہلاکت کیلئے کوئی بددعا کی تھی۔میں نے اللہ تعالیٰ سے صرف صادق اور کاذبّ میں فرق ظاہر کرنے کیلئے دعا کی تھی۔اب سوال ہے کہ اگر خاکسار اپنے دعویٰ میں کاذبّ ہوتا تو منیر احمد اعظم صاحب کے مباہلہ کے نتیجہ میں میرا ضرور قلع قمع ہوجانا چاہیے تھا۔لیکن مباہلہ کے بعد میں نہ صرف زندہ ہوں بلکہ میرا سلسلہ بھی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے میرے سلسلہ کو کئی ممالک میں پھیلا کر کئی گناہ بڑھا دیا ہے۔منیر احمد اعظم صاحب کے مباہلہ کے چیلنج کے دوران اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرما کر اور میرے سلسلہ کو ہر لحاظ سے ترقی دے کر نہ صرف منیر احمد اعظم صاحب کو ناکام و نامراد کیا بلکہ اُسکے کاذبّ ہونے پر بھی مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔عزیزم احمد صاحب۔تو پھر منیر احمد اعظم صاحب اور خاکسار کے درمیان مباہلہ کا چیلنج بے نتیجہ کیسے ہوسکتا ہے؟؟؟ منیر احمد اعظم صاحب کے مباہلہ کے نتیجہ میں اگر خاکسار ہلاک نہیں ہوا تو پھر آپ کو یہ سوال منیر احمد اعظم صاحب سے پوچھنا چاہیے تھا کہ تم نے عبدالغفار جنبہ کو نعوذ باللہ کاذبّ سمجھ کر اُسے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اور اُس پر لعنت ڈالی تھی۔اگر عبدالغفار

جنبہ نعوذ باللہ کاذبؔ تھا تو پھر تمہارے مباہلے کے نتیجہ میں اور تمہارے اُس پر لعنت ڈالنے کے باوجود وہ ہلاک کیوں نہیں ہوا؟؟ اور پھر تیرے مقابلہ پر اُس کا سلسلہ کیوں ترقی کرتا چلا جارہا ہے؟؟؟ عزیزم احمد صاحب۔ منیر احمد اعظم اور خاکسار کے درمیان مباہلے کا اگر آپ از روئے انصاف تجزیہ کریں گے تو پھر یہ مباہلہ آپ کو بے نتیجہ دکھائی نہیں دے گا بلکہ خاکسار کی دعا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے صادق اور کاذبؔ میں بخوبی فرق کر کے دکھلا دیا ہے۔ پس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(۲) کذابؔ ناصر احمد سلطانی کا مباہلہ کا چیلنج۔۔۔ جہاں تک کذابؔ ناصر سلطانی کے مباہلہ کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گذارش ہے کہ کذابؔ سلطانی نے ۲۴ر فروری ۲۰۱۲ء کو نبوت اور پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کے سلسلہ میں خاکسار کو تحریری مناظرے کا چیلنج دیدیا۔ خاکسار نے مذکورہ دونوں موضوعات پر کذابؔ سلطانی کے تحریری مناظرہ کے چیلنج کو قبول کر کے اِن میں نہ صرف اُسے شکست فاش دی بلکہ یہ کذابؔ میدان سے بھی بھاگ کھڑا ہوا (مضامین نمبر ۷۰، ۷۱، ۷۲)۔

بعدازاں اس کذابؔ نے اپنے خطبات میں خاکسار کے متعلق گھٹیا اور غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے بدزبانی شروع کردی۔ ہمارے تحریری مناظرہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ اُسکے قریباً سارے مرید اُسے چھوڑ گئے۔ کچھ میری جماعت میں آشامل ہوئے اور کچھ شامل ہونے کیلئے تیاری کررہے ہیں۔ اس کذابؔ نے بوکھلاہٹ میں امسال شروع مارچ ۲۰۱۴ء میں خاکسار کو جماعتی مباہلے کا چیلنج دے دیا۔ چونکہ نبوت اور پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں خاکسار نے اس کذابؔ کے مؤقف کو بذریعہ دلائل پہلے ہی جھٹلا کر اور اسکی خاصی خاطر تواضع کر کے اس پر اتمام حجت کی ہوئی تھی۔ لہٰذا میں نے اس کذابؔ کا جماعتی مباہلے کا چیلنج فوراً قبول کرلیا۔ کذابؔ ناصر سلطانی کا یہ مباہلہ ہم دونوں کے درمیان ۱۳ر مارچ ۲۰۱۴ء سے شروع ہوچکا ہے اور اسکی مدت اس کذابؔ نے خود ایک سال مقرر کی ہے۔ خاکسار اپنے ۳۱ر مئی ۲۰۱۳ء کے خطبہ جمعہ میں اس کذابؔ کو مخاطب کر کے بتا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ۲۰۲۸ء تک زندگی کی بشارت دی ہوئی ہے۔ خاکسار نے سال ۲۰۱۳ء کے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر اپنے سوال و جواب کے سیشن میں بھی اس بشارت کا ذکر کیا تھا اور امسال جلسہ سالانہ یوکے (UK) ۲۰۱۴ء پر سوال و جواب کے سیشن میں بھی اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کا ذکر کرچکا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا اور اللہ تعالیٰ خاکسار سے مفوضہ کاموں کی تکمیل کروا کر اپنے وعدہ کے مطابق اس عاجز کو اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھائیگا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔

اس سال جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے جلسہ سالانہ انگلستان (UK) کے موقعہ پر میرے ایک پیروکار جناب ڈاکٹر عبدالغنی صاحب (جو کچھ عرصہ کذابؔ سلطانی کے مرید بھی رہ چکے ہیں) سے ملاقات کے دوران اُنہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے ناصر سلطانی سے پوچھا ہے کہ آپکے مباہلہ کے چیلنج کے نتیجہ میں اگر عبدالغفار جنبہ ہلاک نہ ہوا تو پھر؟؟؟ سلطانی نے جواب میں کہا کہ وہ میرے مباہلہ کے نتیجہ میں ایک سال کے اندر ضرور ہلاک ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے دوبارہ اُس سے یہی سوال کیا کہ اگر آپکے مباہلہ کے نتیجہ میں عبدالغفار جنبہ ہلاک نہ ہوا تو پھر؟؟؟ سلطانی نے دوبارہ یہی جواب دیا کہ وہ میرے ساتھ مباہلہ کے نتیجہ میں ضرور ہلاک ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سہ بارہ اُس سے یہی سوال کیا کہ اگر آپکے مباہلہ کے نتیجہ میں عبدالغفار جنبہ ہلاک نہ ہوا تو پھر؟؟؟ سلطانی

کہنے لگا کہ اگر میرے مباہلہ کے نتیجہ میں عبدالغفار جنبہ ایک سال کے عرصہ میں ہلاک نہ ہوا تو پھر میں یعنی ناصر سلطانی جھوٹا ہوگا۔ میرے محترم پیروکار ڈاکٹر عبدالغنی صاحب زندہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید نیک، پاک اور نافع الناس زندگی عطا فرمائے۔ مجھے اُمید ہے پوچھنے پر وہ اپنے اس بیان کی ضرور تصدیق فرمائیں گے۔

عزیزم احمد صاحب۔ جیسا کہ میں وضاحت کر چکا ہوں کہ کذابؔ سلطانی اور خاکسار کے درمیان سچ اور جھوٹ کا عملاً فیصلہ تو ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ نے تحریری مجادلہ میں ہی کر دیا تھا۔ باقی اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہے تو وہ اِنشاء اللہ تعالیٰ کذابؔ سلطانی کے مباہلہ کے چیلنج میں پوری ہو جائے گی۔ خاکسار نے آپ کیساتھ اپنے وعدہ کے مطابق آپکے سوالوں کے جوابات دے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کیلئے دعا گو ہوں کہ آپ کو وہ نور بصیرت عطا فرمائے جس کی بدولت متقی انسان مباہلوں اور مناظروں کے جھمیلوں میں پڑے بغیر صادق کو پہچان لیا کرتے ہیں جس طرح کہ مکہ کے ابتدائی مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کو اور برصغیر میں ابتدائی احمدیوں نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو پہچان لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپکی مدد فرمائے آمین۔ والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

۱۵/جون ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆